Pakistan Islamicus

An International Journal of Islamic and Social Sciences

(Quarterly)

Trilingual: Urdu, Arabic, and English

pISSN: 2789-9365 eISSN: 2790-4911

https://pakistanislamicus.com/index.php/home

Published by:

Muslim Intellectuals Research Center

Multan-Pakistan

website: www.mircpk.net

Copyright Muslim Intellectuals Research Center

All Rights Reserved © 2021. This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

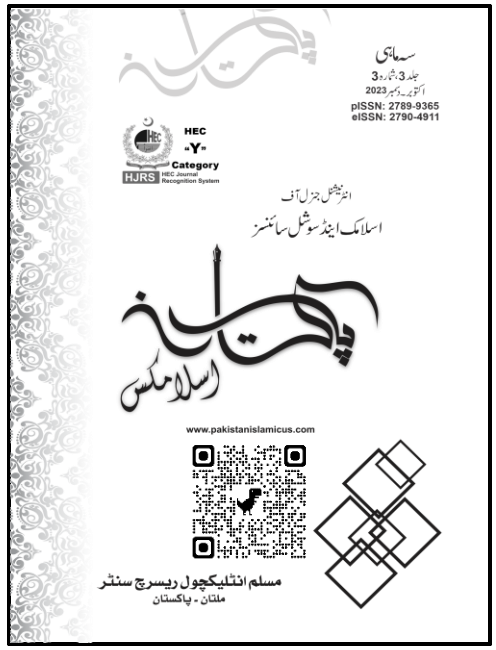

TOPIC

علم اعراب القرآن "اور اس پر تصنیف کردہ منتخب کتب: تعارفی مطالعہ

EXPLORING THE SCIENCES OF IRAB UL QURAN: AN INTRODUCTORY ANALYSIS AND NOTEWORTHY BOOKS IN THE FIELD

AUTHORS

Shahid Ali
Research Associate
Al-Idrak Research Centre, Lahore, Punjab, Pakistan.
mians5045@gmail.com

Dr Saeed Ahmad Saeedi
Associate Professor
Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore, Punjab, Pakistan.
drsaeedahmadpu@gmail.com

How to Cite

Ali, Shahid, Dr Saeed Ahmad Saeedi. 2023.

"علم اعراب القرآن" اور اس پر تصنیف کردہ منتخب کتب: تعارفی مطالعہ

"EXPLORING THE SCIENCES OF IRAB UL QURAN:

AN INTRODUCTORY ANALYSIS AND NOTEWORTHY BOOKS IN THE FIELD".

PAKISTAN ISLAMICUS (An International Journal of Islamic & Social Sciences)

3 (3): 159-178.

https://pakistanislamicus.com/index.php/home/article/view/82

”علم اعراب القرآن“ اور اس پر تصنیف کردہ منتخب کتب: تعارفی مطالعہ

EXPLORING THE SCIENCES OF IRAB UL QURAN: AN INTRODUCTORY ANALYSIS AND NOTEWORTHY BOOKS IN THE FIELD

Shahid Ali
Research Associate
Al-Idrak Research Centre, Lahore, Punjab, Pakistan.
mians5045@gmail.com

Dr Saeed Ahmad Saeedi
Associate Professor
Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore, Punjab, Pakistan.
drsaeedahmadpu@gmail.com

Abstract

After creating this universe, Allah Almighty sent His prophets with books and scriptures for the guidance of mankind. These books were rules of life for the respective Ummahs. Since the Holy Prophet Muhammad ﷺ is the last prophet and the Book revealed upon Him is the final one, Allah Almighty Himself has taken responsibility for its protection. Therefore, in every era, Allah Almighty raises people who dedicate their lives to understanding the Holy Qur'an and do their best in conveying its message to the people. To grasp the true meaning of the Quran, various disciplines, collectively known as Uloom ul Quran, have been developed, and Irab-ul-Quran is one of them. It is a foundational discipline that equips individuals with the linguistic tools necessary to unravel the Quran's linguistic nuances and uncover its hidden treasures. It also enables individuals to identify and rectify potential errors in translation or interpretation. In a text as profound and delicate as the Quran, even minor mistakes in Irab can potentially alter the meaning of a verse or obscure its intended message. Therefore, the pursuit of Ilm e Irab-ul-Quran is not just an academic endeavor; it is a sacred duty for those who seek to truly comprehend the Holy Quran and convey its message with authenticity and precision.

Keywords: Irab-ul-Quran, Uloom ul Quran, Noteworthy Books, Introductory Analysis, Sciences.

اللہ جل وعلانے اس کائنات کو بنایا اور اسے خوب سجایا۔ انسانیت کی رہنمائی کیلئے اپنے چنیدہ اور برگزیدہ بندوں؛ انبیاء کرام کو بھیجا۔ مزید کرم نوازی یہ فرمائی کہ حضرات انبیاء کرام کو کتب وصحائف بھی عطا فرمائے جو امم کیلئے دستور حیات کا درجہ رکھتے ہیں۔ چونکہ سلسلہ نبوت کی آخری کڑی سیدنا حضرت محمد ﷺ ہیں تو آپ پر نازل شدہ کتاب قرآن عظیم آخری آسمانی کتاب ہے۔ اس کی حفاظت کا ذمہ ذات باری نے خود لیا ہے لہذا ہر دور میں اللہ تعالی ایسے لوگ

پیدا فرما دیتا ہے جو **خیرکم من تعلم القرآن و علمه**[1] کے فرمان عالیشان کو سامنے رکھتے ہوئے قرآن کی خدمت میں مقدور بھر سعی کرتے ہیں اور لوگوں تک قرآن کا حقیقی پیغام پہنچاتے ہیں۔ اس حقیقی پیغام تک پہنچنے اور معانی قرآن کے درک کیلئے کئی علوم وضع کئے گئے جن کے بغیر فہم قرآن کی راہیں وا نہیں ہو تیں ان علوم کو **علوم القرآن** کا نام دیا گیا۔ قرآن فہمی میں کماحقہ کامیابی کیلئے جس طرح دیگر کئی علوم (خصوصا جن کو علوم القرآن یا علوم التفسیر کے ضمن میں شمار کیا جاتا ہے) ضروری ہیں انہی میں ایک اہم علم، **علم اعراب القرآن** ہے جو قرآن فہمی کیلئے سیڑھی کا کردار ادا کرتا ہے۔ فہم قرآن کیلئے یہ علم از حد ضروری ہے ورنہ اعراب کی معمولی سی غلطی سے بھی معانی بدل جاتے ہیں اور یہ مقصد حسنہ انجام کو نہیں پہنچ پاتا۔

جب قرآن فہمی کیلئے علم اعراب القرآن ضرورت کا درجہ رکھتا ہے تو یہ بات بھی اہم ہے کہ دیکھا جائے اس علم کے مباحث اور محتویات کیا ہیں؟، یہ علم ،علوم القرآن میں کیا درجہ رکھتا ہے؟، اس علم پر کون سی مصنفات مِنصّہ شہود پر آئیں؟، ان کتب کے اسلوب اور خصوصیات کیا ہیں؟ اور ان سے استفادے کا طریقہ کیا ہے؟

علم اعراب القرآن پر خامہ فرسائی کا سلسلہ تو بہت پرانا ہے۔ الاتقان، ابجد العلوم اور طبقات المفسرین سے لے کر تاحال اس کے مختلف پہلوؤں پر لکھا جارہا ہے۔ علم الاعراب کے ترجمہ القرآن اور تفسیری تنوع پر اثر کے بارے لکھنے کا خصوصی رجحان ہے۔

مثلا عربی زبان میں **اختلاف الاعراب و اثره فی تعدد معانی التفسیر**[2] اور انگلش میں

Implications of IrabDifferences on the meaning of Quranic Verses in Surah Al e Imran[3]

کے نام سے آرٹیکل شائع ہوئے۔

خصوصا اپنے موضوع کے لحاظ سے دیکھا جائے تو علامہ سیوطی نے **الاتقان** میں اعراب القرآن پر گفتگو کرنے کے بعد علم اعراب القرآن پر مصنفات کے بارے میں بھی اپنی رائے کا اظہار کیا۔ **کشف الظنون** میں حاجی خلیفہ نے بھی کچھ کتب اور ان کے مصنفین پر بات کی جبکہ **النحو وکتب التفسیر** میں ابراہیم

---

[1] البخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن، (بیروت: دار طوق النجاۃ)، رقم الحدیث 5027

Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al-Jami'a al-Sahih, Kitab al-Fazail al-Qur'an, Chapter Khairukum min Taalam al-Qur'an, (Beirut: Dar Tawq al-Najat), Hadith 5027

[2] الدکتورہ سعاد الشارف، تخصص دراسات اسلامیہ (القرآن الکریم وعلومہ)، جامعہ بنی ولید، لیبیا کا یہ آرٹیکل **مجلة العلوم الانسانية والطبيعية** میں 1 مارچ 2022ء کو شائع ہوا۔

Dr. Saad Al-Sharif, Islamic Studies (Holy Qur'an and Science), Bani Waleed University

[3] بنت محمد شفیع کا یہ آرٹیکل International Journal of Academic Research in Business and Social Sciences میں 3 مئی 2022ء کو شائع ہوا۔

عبداللہ رفیدہ اور علامہ مکی بن ابو طالب قیسی نے **مشکل اعراب القرآن** میں بھی اس موضوع پر تفصیلی کلام کیا لیکن ایک جگہ بہت سی مصنفات و مؤلفات کا جامع تعارف موجود ہو اس چیز کی کمی تھی جسے عربی زبان میں الدکتور یوسف بن خلف عیساوی کی **علم اعراب القرآن: تاصیل وبیان** پورا کرتی ہے۔ یہ اپنے فن پر جامع کتاب ہے۔ اس میں مصنفات و مؤلفین کے تعارف کا بجاطور پر احاطہ کیا گیا ہے۔ تاہم اس علم پر اردو زبان میں خاطر خواہ کام نہیں ہوا اور عربی مصادر و مراجع تک رسائی ہر کسی کیلئے آسان نہیں یہی تشنگی دراصل اس تحقیق کا سبب ہے۔ اس مقالہ میں علم اعراب القرآن پر بحث کرنے کے بعد اس پہلو کا بھی خیال رکھا گیا ہے کہ عربی کتب کے ساتھ ساتھ اردو کتب کا تعارف بھی شامل ہو جائے۔ مقالہ ہذا کو تین مباحث میں تقسیم کیا گیا ہے۔

مبحث اول: علوم القرآن پر مختصر بحث

مبحث ثانی: علم اعراب القرآن

مبحث ثالث: اعراب القرآن پر لکھی گئی منتخب کتب کا تعارف

مبحث اول: علوم القرآن پر مختصر بحث

ذرائع علم میں وحی سب سے مستند اور اہم ذریعہ ہے۔ یہ امت پر اللہ تعالی کا بہت بڑا احسان ہے۔ امت مسلمہ پر مزید کرم یہ بھی ہوا کہ اس نے وحی (جلی ہو یا خفی) کی حفاظت کیلئے کئی علوم وضع کرنے کے در واہ کر دیئے گئے تاکہ کلام الہی کے ایک ایک حرف بلکہ ایک ایک حرکت کے بھی محفوظ کئے جانے کے اسباب پیدا ہو سکیں۔ قرآن پاک کے فہم، تفہیم، تعلم، تعلیم اور حفاظت کی غرض سے جو علوم مرتب کئے گئے ان کو علوم القرآن کا نام دیا جاتا ہے۔ علوم القرآن کی وسعت اور اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ تفسیر اور اس سے متعلقہ علوم بھی علوم القرآن کا ایک حصہ ہیں۔ اسی طرح علوم القرآن میں مہارت اور رسوخ کے بغیر تفسیر القرآن ممکن نہیں ہے یعنی یہ علوم تفسیر کیلئے آلہ اور سیڑھی کا کردار ادا کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے علوم القرآن پر کتب کا سلسلہ ہمیشہ سے جاری ہے۔ جیسا کہ علامہ سیوطی، برہان الدین زرکشی، زرقانی، صابونی، مناع قطان اور صبحی صالح کی کتب معروف اور مقبول ہیں۔ یوں ہی اردو زبان میں بھی اس پر کثیر کتب لکھی گئیں۔

علوم القرآن میں قرآن پاک کی تعریف، وحی، کیفیتِ نزول، حفاظت قرآن، جمع وتدوینِ قرآن، آیات کے اسباب نزول، مکی و مدنی سورتیں، محکم و متشابہ آیات، وجوہ و نظائر، امثال القرآن، اقسام القرآن، ناسخ و منسوخ، غریب القرآن، اعجاز القرآن، تجوید، رسم وضبط سمیت دیگر کئی علوم شامل ہیں۔ یوں ہی ایک اہم علم **اعراب القرآن** ہے جس کا تعارف اور اہمیت درج ذیل ہے۔

مبحث ثانی: علم اعراب القرآن

اس مبحث میں اعراب القرآن کی لغوی واصطلاحی معنی، اس علم کی اہمیت، اس علم سے بے اعتنائی کا اثر، تفسیری تنوع اور اس علم کے فوائد کو بیان کیا گیا ہے۔

اعراب کا لغوی معنی

اعراب کے حروف اصلیہ "ع ر ب" ہیں۔ صاحب لسان العرب نے اس کا ایک معنی یہ بیان کیا "**جيل من الناس**" یعنی لوگوں کا خاص طبقہ (نسل)۔ اس کا متضاد "**عجم**" ہے۔ اسی معنی میں لفظِ "**عاربه**" اور "**عربى**" بھی استعمال ہوتے ہیں ۔ اس کے بارے کہا گیا کہ یہ اسم جنس ہے اس کا واحد استعمال نہیں ہوتا۔

اسی سے ایک لفظ "**اعرابى**" استعمال ہوتا ہے جس کا معنی "**البدوى**" ہے اور اس کی جمع "**اعراب**" اور "**اعاريب**" آتی ہے۔ جس کا معنی ابن منظور افریقی نے یوں بیان کیا:

> "**والاعراب ساكنوالبادية من العرب الذين لايقيمون فى الامصارو لا يدخلونها الا لحاجة۔**"[4]
>
> بطور فعل استعمال ہونے پر اس کے کئی معانی آتے ہیں جو کہ اپنے معمول کے مطابق تبدیل ہوتے رہتے ہیں ۔ جیسا کہ زخم کا سوجنا، زخم ٹھیک ہونے کے بعد نشان باقی رہنا، پانی کا صاف ہونا، معدہ خراب ہونا، لکنت کے بعد زبان صاف ہونا وغیرہ۔

جب یہ مادہ باب افعال یا تفعیل سے استعمال ہو تو اس کے معنی کے بارے صاحب لسان العرب نے کہا:

---

4 افریقی، ابن منظور، محمد بن مکرم، **لسان العرب**، (بیروت: دار صادر)، تحت مادۃ: عرب

Afrikaans, Ibn Manzoor, Muhammad Ibn Makram, The Language of the Arabs, (Beirut: Darsader), Subject: Arabs.

"الاعراب و التعريب معناهما واحد و هو الابانة ۔ يقال :اعرب عنه لسانه و عرب ای ابان و افصح"

دونوں ابواب سے اس معنی کے ثبوت کیلئے احادیث درج ذیل ہیں۔

الثيب تعرب عن نفسها[5] ای تفصح۔

جبکہ باب تفعیل کی مثال درج ذیل ہے:

كانوا يستحبون ان يلقنوا الصبی حين يعرّب ان يقول :لا اله الا الله سبع مرات ای حين ينطق و يتكلم[6]

اعراب کا اصطلاحی معنی

اعراب کی تعریف میں علمائے لغت کا کوئی اختلاف نہیں ہے سب کے نزدیک اعراب:

"هو اختلاف آخر الكلمة باختلاف العوامل لفظا او تقديرا"[7]

اعراب سے مراد کسی کلمہ کی آخری حالت کا عوامل کی تبدیلی کے باعث تبدیل ہو جانا وہ عوامل لفظی ہوں یا معنوی۔

سے عبارت ہے۔

کبھی علم نحو کو بھی اعراب کہہ دیتے ہیں کیونکہ اس کی تعریف یہی ہے کہ "هو علم باصول يعرف به احوال اواخر الكلم"[8]

قرآن کا لغوی معنی

یہ "قراءۃ" سے مشتق ہے۔ جس کا معنی "جمع کرنا" اور "تلاوت کرنا (پڑھنا)" ہے۔ جمع کا معنی لیتے ہوئے ابو اسحاق نحوی نے کہا:

---

5 القزوینی، محمد بن یزید، ابن ماجہ، **سنن ابن ماجہ**، کتاب النکاح، باب استئمار البکر والثیب، (دار التاصیل)، رقم الحدیث 1872

Al-Qazwini, Muhammad bin Yazid, Ibn Majah, Sunan Ibn Majah, Kitab al-Nikah, Chapter Istimar al-Bakr and Tayyib, (Dar al-Taseel), Number of Hadith 1872

6 افریقی، ابن منظور، **لسان العرب**، تحت مادۃ: عرب

Afrikaans, Ibn Manzoor, The Arabic Language, Sub-Subject: Arabs

7 جرجانی، علی بن محمد الشریف، **کتاب التعریفات**، (بیروت: مکتبہ لبنان 1985ء)، ص 27

Jurjani, Ali bin Muhammad al-Sharif, Kitab al-Tarifat, (Beirut: Maktab Lebanon 1985), p. 27

8 الدسوقی، محمد بن محمد عرفہ، **حاشیۃ الدسوقی علی مختصر المعانی**، (کوئٹہ: مکتبۃ الرشید)، ج 1، ص 7

Al-Dusuqi, Muhammad bin Muhammad Arfa, Hashiyyah al-Dusuqi Ali Al-Maqtar Al-Ma'ani, (Quetta: Maktab Al-Rashid), Vol. 1, p. 7

"يسمى كلام الله تعالى الذى انزله على نبيه ﷺ كتابا و قرآنا و فرقانا و معنى القرآن معنى الجمع و سمى قرآنا لانه يجمع السور۔"[9]

اللہ تعالی نے جو کلام اپنے نبی پاک ﷺ پر نازل فرمایا اسے کتاب، قرآن اور فرقان کا نام دیا جاتا ہے۔ قرآن کا معنی ہے جمع کرنا۔ اسے قرآن اس لئے کہتے ہیں کہ یہ سورتوں کو جمع کرتا ہے۔

قراءۃ کے معنی کی مثال خود قرآن میں ہے:

"ان علينا جمعه و قرآنا، اى جمعه و قراءة."[10]

بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔

قرآن کا اصطلاحی معنی

"اماالكتاب: فالقرآن المنزل علي الرسول ﷺ المكتوب في المصاحف المنقول إلينا نقلا متواترا بلا شبهة."[11]

ایسا کلام جو رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا، مصاحف پر لکھا گیا اور آپ سے بطریق تواتر بغیر کسی شبہ کے نقل کیا گیا۔

اعراب القرآن کی تعریف

ماہرین نے علم اعراب القرآن کی درج ذیل تعریف کی ہے:

"هو علم يبحث فى تخريج تراكيبه على القواعد النحوية المحررة."[12]

ایسا علم جو اعرابی حالتوں کی مقررہ نحوی قواعد کے مطابق توجیہ بیان کرے۔

---

9 الصاعدی، عبدالرزاق بن فراج، **تداخل الاصول اللغوية واثره في بناء المعجم**، (مدینہ منورہ: عمادہ البحث العلمی)، ج2، ص27

Al-Saadi, Abd al-Razzaq bin Faraj, Interpolation of Al-Usul al-Lughuyya and Its Effects in Building Al-Mu'jam, (Madinah Munawarah: Emadah Al-Raqa' Al-Alami), Vol. 2, p. 27

10 القرآن، 17:75

Qur'an, 75:17

11 ملا جیون، احمد بن ابو سعید، **نور الانوار**، (کراچی: مکتبہ البشری)، ج:1، ص:20،

Mulla Jiwan, Ahmad bin Abu Saeed, Noorul Anwar, (Karachi: Maktaba al-Bashri), vol.1, p.20

12 العیساوی، یوسف بن خلف، **علم اعراب القرآن تاصیل وبیان**، (دار الصمیعی للنشر والتوزیع)، ص27

Al-Eisawi, Yusuf bin Khalaf, The Knowledge of the Arabs of the Qur'an, Taseel and Bayan, (Dar al-Sami'i for publication and distribution), p. 27

یعنی اعراب القرآن ایسا علم ہے جو کلمات کے آخر میں اس کی اعرابی حالتوں کی وضاحت کرتا ہے کہ کوئی کلمہ رفعی، نصبی، جری یا جزمی میں سے کس حالت میں ہے، اس حالت میں ہونے کی وجہ کیا ہے اور اس اعراب کی تبدیلی واقع ہونے سے کلمات کے معانی اور تفسیر میں کیا اثر اور فرق واقع ہوگا؟

علم اعراب القرآن کی اہمیت

اعراب القرآن، علوم القرآن میں ایک اہم علم ہے جس کی اہمیت کو کتب علوم القرآن اور تفاسیر کے مؤلفین نے واضح کیا ہے۔ ذیل میں روایات و آثار اور علماء کے اقوال سے اس کے شواہد پیش کئے جارہے ہیں۔

علم اعراب القرآن کی اہمیت، احادیث و آثار کی روشنی میں

کچھ علماء نے اس کی اہمیت میں احادیث اور آثار صحابہ پیش کیں جیسا کہ محی الدین درویش کی **اعراب القرآن الکریم وبیانہ** کے مقدمے میں علامہ یوسف علی بدیوی، النحو وکتب التفسیر میں علامہ رفیدہ اور اس فن کے دیگر مصنفین نے نبی پاک ﷺ کا فرمان نقل کیا:

"اعربوا القرآن و التمسوا غرائبه."[13]

علامہ عیساوی نے مزید تین احادیث ذکر کرنے کے بعد لکھا کہ ان پر علماء اصول حدیث نے جرح کی ہے اس لئے بہت سے علماء احتیاط کا پہلو اپناتے ہوئے ان روایات کو بطور استشہاد پیش نہیں کرتے لیکن صحابہ، تابعین اور دیگر علماء سے بھی اسی مفہوم کی روایات منقول ہیں مثلاً حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے **"اعربو القرآن، فانه عربی"**[14] تو فرمایا کہ اس طرح کی تمام روایات کے معنی بیان کرنے میں علماء کے تین اقوال ہیں۔

1. ایک گروہ کا قول ہے کہ ان فرامین سے مراد اصطلاحی اعراب القرآن نہیں ہے بلکہ لغوی معنی مراد ہے کہ **"اس کے معانی کے وضوح تک پہنچو"**۔ اس لئے کہ اس کا یہ اصطلاحی معنی اور یہ علم و فن تو بہت بعد میں متعارف ہوا۔ اس گروہ میں علامہ سیوطی بھی شامل ہیں۔

---

[13] الانباری، محمد بن القاسم ابو بکر، **ایضاح الوقف والابتداء فی کتاب اللہ**، (دمشق: مطبوعات مجمع اللغۃ العربیۃ)، ج1، ص15

Al-Anbari, Muhammad bin Al-Qasim Abu Bakr, Explanation of Waqf and Beginning in the Book of Allah, (Damascus: Publications of Majma-ul-Laght al-Arabiya), vol.1, p.15.

[14] الخراسانی، سعید بن منصور، **سنن سعید بن منصور**، (الدار السلفیہ)، ج4، ص470

Al-Khorasani, Saeed bin Mansoor, Sunan Saeed bin Mansoor, (Al-Dar al-Salafiyyah), Vol. 4, p. 470

2. علماء کا دوسرا گروہ وہ ہے جن کا کہنا ہے کہ اس کا اصطلاحی معنی مراد لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس بارے ملاّ علی قاری کہتے ہیں کہ اس فرمان کے تناظر میں اعراب القرآن کا معنی ہوگا "**مشکل الفاظ اور عبارات کی وضاحت کرنا اور مجمل کے محامل بیان کرنا۔**"[15]

3. تیسرا قول ان علماء کا ہے جنہوں نے دونوں اقوال کے درمیان موافقت پیدا کی کہ یہاں اعراب سے مراد ہوگا "**الفاظ قرآنیہ کو قرآۃ صحیحہ کے ساتھ واضح کرنا**"۔ اس معنی میں لغوی واصطلاحی ہر دو مفہوم شامل ہو گئے۔[16]

علم اعراب القرآن کی اہمیت، اقوال علماء کی روشنی میں

اس علم کی اہمیت کے پیش نظر علماء نے اس کی طرف خاص توجہ کی اور اس کا اہتمام کیا۔ جیسا کہ **علم اعراب القرآن: تاصیل وبیان** از الدکتور یوسف بن خلف العیساوی، **الاتقان** از علامہ جلال الدین سیوطی، **لمحات فی علوم القرآن** از محمد بن لطفی الصباغ، **المحرر الوجیز** از ابن عطیہ اور **الصواعق المرسلۃ** از ابن قیم جیسی اہم کتب میں اس موضوع پر کافی خامہ فرسائی کی گئی۔

ابن عطیہ نے اس علم کے بارے میں کہا:

"اعراب القرآن اصل فی الشریعة، لان بذلک تقوم معانیه التی هی الشرع."[17]

علمِ اعراب القرآن شریعت کی اصل ہے کیونکہ اسی کے ذریعے شرعی معانی کا تعین ہوتا ہے۔

جبکہ ابن قیم الجوزیہ نے کہا:

"القرآن نقل اعرابه کما نقلت الفاظه و معانیه، لا فرق فی ذلک کله،

فالفاظه متواترة و اعرابه متواتر."[18]

---

[15] ملا علی قاری، سلطان محمد، **مرقاۃ المفاتیح فی شرح مشکوۃ المصابیح**، (بیروت: دار الکتب العلمیہ)، ج4، ص672

Mulla Ali Qari, Sultan Muhammad, Marqaat al-Mufatih fi Sharh Mishkwat al-Masabih, (Beirut: Dar al-Kitab al-Ulamiya), vol. 4, p. 672.

[16] العیساوی، **علم اعراب القرآن تاصیل وبیان**، ص14-15 Al-Eisawi, Ilm Arab Al-Qur'an Taseel and Bayan, pp. 14-15

[17] ابن عطیہ، عبدالحق بن غالب الاندلسی، **المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز**، (بیروت: دار لکتب العلمیہ) ج1، ص25

Ibn Atiya, Abdul Haqq bin Ghalib al-Andalsi, al-Maharr al-Awjiz fi Tafsir al-Kitab al-Aziz, (Beirut: Darul Kitab al-Ulamiyyah) Vol. 1, p. 25

[18] ابن قیم، محمد بن ابو بکر، **الصواعق المرسلۃ علی الجہمیۃ والمعطلۃ**، (ریاض: دار العاصمہ)، ج4، ص747

جس طرح قرآن پاک کے الفاظ اور معانی تواتر کے ساتھ نقل ہو کر ہم تک پہنچے اسی طرح اس کے اعراب بھی

منقول اور متواتر ہیں اس معاملے میں ان دونوں میں کوئی فرق نہیں۔

اور عیساوی نے اپنی کتاب کے مقدمے میں ایک شعر لکھا:

"واذا اردت من العلوم اجلها فعليک بالقرآن والاعراب"[19]

"اگر تمہارا سب سے اہم علم حاصل کرنے کا ارادہ ہو

تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ قرآن پاک اور اس کے اعراب کا علم حاصل کرو۔"

علمِ اعراب القرآن سے بے اعتنائی کا اثر

اس علم سے بے اعتنائی کے جہاں دیگر کئی نقصان ہیں وہاں ایک نقصان یہ بھی ہے کہ علم اعراب القرآن پر توجہ نہ دی جائے تو انسان تلاوتِ قرآن کے دوران لحن جلی کا مرتکب ہو کر سخت گنہ گار ہوتا ہے۔

لحن کی دو اقسام ہیں

1. لحن خفی
2. لحن جلی

لحن خفی

لحن خفی سے مراد ضبطِ حروف میں کوئی کمی رہ جانا اور حروف کو ان کی حقیقی صفت سے گھٹا یا بڑھا دینا، ان صفات سے مراد صفاتِ علم تجوید ہیں جیسا کہ مد وغیرہ۔[20]

Ibn Qayyim, Muhammad Ibn Abu Bakr, Al-Sawa'iq Al-Murslat Ali Al-Jahmiyyah Wal-Mu'talah, (Riyadh: Dar al-Asma), Vol. 4, p. 747.

[19] العیساوی، **علم اعراب القرآن تاصیل وبیان**، ص10 Al-Eisawi, Ilm Arab Al-Qur'an Taseel and Bayan, p. 10

[20] عبدالعزیز بن عبدالفتاح القاری، **قواعد التجوید علی روایۃ حفص بن عاصم**، (مؤسسۃ الرسالۃ)، ص43

Abdul Aziz bin Abdul Fattah al-Qari, Rules of al-Tajweed on the narration of Hafs bin Asim, (Masisat al-Rasalat), p. .43

لحن جلی

لحن جلی سے مراد ضبطِ اعراب میں خطا کرنا یعنی رفع کو نصب اور نصب کو رفع کر دینا، اس تبدیلی اور کوتاہی سے الفاظ کا معنی بگڑ جاتا ہے۔[21]

جیسا کہ **انعمت** کی تاء پر فتحہ کی بجائے ضمہ پڑھنے سے حاضر کی بجائے متکلم کا صیغہ بن جائے گا اور معنی بالکل الٹ ہو جائے گا۔ یوں ہی **واذا ابتلی ابراھیم** ربہ میں **ابراھیم** پر رفع اور رب پر فتحہ پڑھنے سے فاعل مفعول اور مفعول فاعل بن جانے سے معنی موجبِ کفر حد تک بگڑ جاتا ہے۔

علم اعراب القرآن اور تفسیری تنوع

اعراب القرآن کا ایک اہم اثر تفسیری تنوع ہے۔ اعراب کے اختلاف سے جب معنی کا اختلاف واقع ہوتا ہے تو کئی تفسیری اقوال سامنے آتے ہیں جن سے فقہی اختلافات بھی رونما ہوتے ہیں۔ اس کی ایک اہم مثال درج ذیل ہے۔

"و اذا قمتم الی الصلوة فاغسلوا وجوهكم و ايديكم الى المر افق وامسحوا بروٴسكم و ارجلكم الى الكعبين."[22]

اے ایمان والو! جب تم نماز کی طرف کھڑے ہونے لگو تو اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھولو اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھولو۔

اس آیت میں لفظ "**ارجلكم**" میں کسرہ اور فتحہ کے اعراب کا اختلاف ہے۔ جو فتحہ کے قائل ہیں ان کے نزدیک وضو میں پاؤں دھوئے جائیں گے جبکہ کسرہ کے قائلین کے ہاں وضو میں پاؤں کا مسح کیا جائے گا۔

کچھ اصطلاحات اور ان کے مابین فرق

علم نحو و علم اعراب القرآن میں ایسی کئی اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں جو کبھی بظاہر ایک ہی لگتی ہیں لیکن ان میں باہمی فرق ہوتا ہے، وہ اصطلاحات یہ ہیں۔ اعراب، محل اعراب، ترکیب، حرکات (اعرابیہ) یا تشکیل، عوامل۔

---

[21] ایضا — ibid

[22] القرآن، 6:5 — Qur'an, 5:6

اعراب کی اقسام رفع، نصب، جر اور جزم ہیں جبکہ ان حالتوں کی توضیح وبیان کیلئے استعمال ہونے والی حرکات یا علامات کی دو اقسام ہیں۔

1. **حرکات اعرابیہ اصلیہ**
2. **حرکات اعرابیہ فرعیہ**

حرکات اصلیہ ضمہ، فتحہ، کسرہ اور سکون جبکہ فرعیہ واؤ، نون، الف، اور یاء پر مشتمل ہے۔

جیسا کہ حالت رفعی کیلئے **ضمہ، الف (الطالبان الناجحان)، واو(رأى المسلمون الهلال)** اور فعل میں نون کا باقی رہنا جیسا کہ **(يذهبان)** ہیں۔

حالت نصبی کیلئے **فتحه، الف (رأيت اباك)، ياء (رأيت مسلمين)**، نون کا حذف ہونا اور **كسره (شكرت المديرة المعلماتِ)** شامل ہیں۔

حالت جری کیلئے **كسره، ياء(مررت بابيك)**اور **فتحه(سلمت على ابراہیمَ)** ہیں۔

اسماء اور افعال کے آخر میں آنے والی حرکات اپنے مخصوص معانی پر دلالت کرتی ہیں اور ان حرکات کی تبدیلی سے معنی کی تبدیلی واقع ہوتی ہے ان حرکات کو ضمناً **اعراب** کو نام دے دیا جاتا ہے لیکن حقیقت میں یہ اعراب نہیں کیونکہ محل اعراب (محل اعراب سے مراد لفظ کا وہ آخری حرف جہاں پر حرکت آتی ہے) میں لکھی جانے والی علامات **حرکات اعرابیہ** یا **تشکیل** کہلاتی ہیں جنہیں سب سے پہلے ابوالاسود الدولی نے لگوایا تھا۔[23]

اعراب القرآن کس علم کا حصہ ہے؟

علم اعراب القرآن مستقل علم اور فن ہے یا کسی دوسرے علم کا حصہ ہے؟ اس بارے میں علماء کے کئی اقوال ہیں کچھ اسے مستقل علم شمار کرتے ہیں جبکہ کچھ کے ہاں یہ مستقل علم نہیں ہے۔ اس بارے میں تین آراء ملتی ہیں:

1. یہ علم تفسیر کا حصہ ہے۔
2. علم نحو کا حصہ ہے۔
3. یہ مستقل علم ہے۔

---

[23] زرقانی، محمد عبد العظیم، مناہل العرفان فی علوم القرآن، (**بیروت: دار الکتاب العربی**)، ج1، ص401

Zarqani, Muhammad Abd al-Azeem, Manahl al-Irfan fi Ulum al-Qur'an, (Beirut: Darul Kitab al-Arabi), vol.1, p.401

یہی بات کشف الظنون میں حاجی خلیفہ نے لکھی۔ علامہ زرکشی نے البرہان[24] اور علامہ سیوطی نے الاتقان[25] میں علم الاعراب کو مستقل فن شمار کیا ہے۔

علمِ اعراب القرآن کے فوائد

علامہ عیساوی نے اپنی تالیف **"علمِ اعراب القرآن"** میں اس علم کے درج ذیل فوائد بیان کئے۔

1. اس علم کے ذریعے انسان لحن اور خطا سے بچتے ہوئے کتاب اللہ کی اسی طرح تلاوت کرنے پر قادر ہو جاتا ہے جس طرح وہ نازل ہوئی۔
2. یہ علم احکام شرعیہ کے استنباط میں مدد کرتا ہے۔
3. یہ علم قراءات قرآنیہ کی توجیہ، اس کی مشکلات کے حل، اس کی علتوں کی وضاحت اور معانی کے کشف میں معاون ہے۔
4. علم الوقف والابتداء علوم القرآن میں ایک اہم علم ہے اور اس علم میں کما حقہ کمال اور درک وہی شخص پا سکتا ہے جو علمِ اعراب القرآن سے خوب واقف ہو۔
5. یہ علم قرآنی الفاظ کے معانی کو بیان کرتا، ان کی تفسیر کرتا اور مشکل مقامات کی توضیح میں مدد کرتا ہے۔[26]

مبحث ثالث: اعراب القرآن پر لکھی گئی منتخب کتب کا تعارف

علمِ اعراب القرآن پر لکھی جانے والی کتب کی طویل فہرست ہے اور ان کتب کا اسلوب و انداز جداگانہ ہے مثلاً کچھ کتب میں صرف اعراب کا بیان (مکمل قرآن یا محض مشکل و غریب الفاظ یا منتخب حصے) ہے، کچھ میں اعراب کے ساتھ لغوی و بلاغی پہلوؤں کا بھی بیان ہے، کئی کتب میں اعراب کے ساتھ ساتھ تفسیر اور قرآنی افادات پر بحث کرتی ہیں جبکہ کئی تفاسیر ایسی ہیں جن میں مفسرین تفسیر کرتے ہوئے تبعاً آیات کی اعرابی تفاصیل بیان کر دیتے ہیں۔

علماء نے اعراب القرآن کی کتب کو کئی مناہج میں تقسیم کیا ہے جیسا کہ علامہ عیساوی نے آٹھ مناہج ذکر کئے ہیں ان میں سے تین اہم مناہج کو اس مقالہ میں ذکر کیا گیا ہے اور انہی کے مطابق کتب کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے۔

---

[24] زرکشی، محمد بن عبداللہ بدرالدین، **البرہان فی علوم القرآن**، (قاہرہ: مکتبہ دار التراث)، ج1، ص301

Zarakshi, Muhammad bin Abdullah Badr al-Din, al-Burhan fi Ulum al-Qur'an, (Cairo: Maktab Dar al-Tarath), vol. 1, p. 301

[25] سیوطی، جلال الدین عبدالرحمن بن ابو بکر، **الاتقان فی علوم القرآن**، (بیروت: مؤسسۃ الرسالہ ناشرون)، ج2، ص60

Suyuti, Jalal al-Din Abd al-Rahman bin Abu Bakr, al-Iqqan fi Ulum al-Qur'an, (Beirut: Musisat al-Risalah Publishers), Vol. 2, p. 60.

[26] العیساوی، **علم اعراب القرآن**، ص68-80

Al-Eisawi, The Knowledge of the Arabs of the Qur'an, pp. 68-80

1. منہج اجمالی
2. منہج تفصیلی
3. منہج تحلیلی

منہج اجمالی

"هوان يقف المعرب عندالآيات المشكلة. فى نظره. من كل سورة فيزيل اشكال اعر ابها اويتوسع فى اعراب غير المشكل ولكنه يستوفى عامة سوره ويقتصر على بعض الوجوه الاعر ابية."[27]

اس منہج میں معرِّب صرف مشکل آیات کے اعرابی اشکال کو دور کرتا ہے یا تھوڑی وسعت دے کر غیر مشکل آیات کے اعراب کو بھی بیان کر دیتا ہے لیکن سورتوں کے عمومی پہلوؤں کو احاطہ بحث میں لاتا اور بعض ممکنہ اعرابی حالتوں کو بیان کرتا ہے۔

ان منہج پر **التبیان فی اعراب القرآن لعکبری** لکھی گئی ہے۔

منہج تفصیلی

"هوتناول جميع آيات القرآن الكريم بالاعراب وقد يفصل اعر ابها كلمة كلمة ولا يقتصر فيه على المواضع المشكلة من الآيات الكريمة."[28]

اس منہج میں تمام آیاتِ قرآنیہ کی اعرابی کیفیت بیان کی جاتی ہے اور بعض اوقات الگ الگ طور پر کلماتِ آیات کی اعرابی حالت کو زیر بحث لایا جاتا ہے یعنی اس منہج میں آیات کے صرف مشکل مقامات پر ہی اکتفاء نہیں کیا جاتا۔

اس منہج کی مثال **الاعراب المفصل لكتاب الله المرتل لبهجت عبدالواحد صالح** ہے۔

---

[27] Al-Eisawi, The Knowledge of the Arabs of the Qur'an, pp. 68-80 Al-Eisawi, The Knowledge of the Arabs of the Qur'an, pp. 68-80

[28] ایضاً، ص166

ibid, p166

منہج تحلیلی

"هو اسلوب الذی یتتبع فیه المعرب الآیات حسب ترتیب المصحف و یبین ما یتعلق بکل آیة من اعراب و معانی الفاظها او تصریفها او وجوهها البلاغیة و نحو ذلک."[29]

اعراب القرآن کے اس منہج میں معرِب ترتیب توقیفی کے مطابق آیاتِ قرآنیہ کے اعراب بیان کرنے کے ساتھ ساتھ الفاظ کے معانی، ان کی لغوی پہلوؤں، بلاغی نکات اور دیگر ابحاث کو بھی زیر بحث لاتا ہے۔

اس منہج پر **اعراب القرآن الکریم و بیانه لمحی الدین الدرویش** لکھی گئی ہے۔

علم اعراب پر لکھی جانے والی کتب

الدکتور ابراہیم عبداللہ رفیدہ نے اپنی کتاب **"النحو وکتب التفسیر"** میں **"مؤلفی اعراب القرآن"** کا مستقل عنوان باندھا اور اس علم پہ سب سے پہلے مستقل طور پر کتاب لکھنے والے کا نام ابو علی محمد بن المستنیر قُطرُب (المتوفی ۲۰۶ھ) بتایا۔[30]

ذیل میں اس علم پر لکھی جانے والی کچھ کتب کی فہرست پیش کی جاتی ہے۔

- **"اعراب القرآن"** کے نام سے کتب تحریر کرنے والے علماء میں ابو علی محمد بن مستنیر القطرب (المتوفی ۲۰۶ھ)، ابو عبیدہ معمر بن المثنی (المتوفی ۲۱۰ھ)، الاخفش الاوسط ابوالحسن سعید بن مسعدۃ (المتوفی ۲۱۵ھ)، عبدالملک بن حبیب بن سلیمان المالکی القرطبی (المتوفی ۲۳۸ھ)،[31] ابن قتیبہ ابو محمد عبداللہ بن مسلم الدینوری (المتوفی ۲۷۶ھ) اور ابوالعباس محمد بن یزید المبرد (المتوفی ۲۸۵ھ) شامل ہیں۔

"اعراب القرآن" کے نام کے علاوہ اس موضوع پر دیگر ناموں سے تالیف کردہ کتب درج ذیل ہیں:

- **الفرید فی اعراب القرآن المجید** یہ الاخفش الصغیر ابوالحاسن علی بن سلیمان (المتوفی ۲۲۸ھ) کی تصنیف ہے۔

---

29 ایضا، ص169 ibid, p169

30 رفیدہ، ابراہیم عبداللہ، **النحو وکتب التفسیر**، (الدار الجماهیریة للنشر والتوزیع والإعلان 1990ء) ج1، ص131

Rafidah, Ibrahim Abdullah, Al-Narhu and Kitab al-Tafseer, Al-Dar Al-Jamahiriya for Distribution and Distribution, 1990 (Vol. 1, p. 131)

31 کشف الظنون میں اس کتاب کا نام " الواضحة فی اعراب القرآن " لکھا ہے۔

- **تفسیر مشکل اعراب القرآن** یہ ابن زکریا النہروانی الجریری (المتوفی ۳۹۰ھ) نے لکھی۔
- **غریب اعراب القرآن** یہ ابوالحسین احمد بن فارس [ابن فارس] (المتوفی ۳۹۵ھ) کی تصنیف ہے۔
- **استیعاب البیان فی معرفۃ مشکل اعراب القرآن** یہ ابو عبداللہ محمد بن ابی عافیہ کی تصنیف ہے۔ (ابن خیر اشبیلی کا قول ہے کہ اس کتاب کی تکمیل سے قبل ان کا وصال ہو گیا تھا)۔
- **الملخص فی اعراب القرآن** یہ ابوزکریا یحیی بن علی الشیبانی الخطیب التبریزی (المتوفی ۵۰۲ھ) نے لکھی۔
- **نکت الاعراب فی غریب الاعراب فی القرآن الکریم** یہ کتاب ابوالقاسم محمود بن عمر الخوارزمی الزمخشری (المتوفی ۵۳۸ھ) نے لکھی۔
- **التبیان فی اعراب القرآن** یہ تصنیف محب الدین عبداللہ بن الحسین العکبری (المتوفی ۵۷۷ھ) کی ہے۔
- **البستان فی اعراب مشکلات القرآن** یہ احمد بن ابی بکر الاحنف (المتوفی ۷۱۷ھ) کی تصنیف ہے۔
- **اعراب القرآن الکریم** از محمود سلیمان یاقوت، دار المعرفۃ الجامعیۃ، اسکندریۃ، (المتوفی ۱۹۹۳م)۔
- **اعراب القرآن الکریم وبیان معانیہ** الدکتور محمد حسن عثمان، دار الرسالۃ، القاھرۃ، (المتوفی ۲۰۰۲م)۔
- **الجدول فی اعراب القرآن وصرفہ وبیانہ** (۱۶ مجلدات) محمود صافی، دار الرشید، دمشق، بیروت، (۱۹۸۶م)۔
- **الاعراب المفصل لکتاب اللہ المرتل** (۱۲ مجلدات) بہجت عبدالواحد صالح، دار الفکر للنشر والتوزیع، اردن، (۱۹۹۳م)
- **اعراب القرآن الکریم وبیانہ** (۹ مجلدات) محی الدین درویش، دار ابن کثیر، بیروت، (المتوفی ۲۰۰۱م)

منتخب سورتوں پر کتب

- **اعراب ثلاثین سورۃ من القرآن الکریم**

اس کتاب کو **"الطارقیات"** اور **"الطارقیۃ"** بھی کہتے ہیں۔ جس میں تعوذ و تسمیہ کے بعد سورۃ طارق سے آغاز کر کے مابعد سورتوں کی ترکیب کا بیان ہے۔ یہ ابن خالویہ، ابوعبداللہ حسین بن احمد (المتوفی ۳۷۰ھ) کی تصنیف ہے۔

- **اعراب الفاتحہ**۔ یہ سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی (المتوفی ۷۹۳ھ) نے لکھی۔
- **اعراب سورۃ آل عمران**۔ یہ تصنیف علی حیدر، منشورات دار الحکمۃ، دمشق (المتوفی ۱۹۷۳م) کی ہے۔
- **اعراب سورتی الرعد والروم**۔ یہ عبدالقادر احمد عبدالقادر، دار النفائس، عمان، اردن (المتوفی ۱۹۹۳م) کی تصنیف ہے۔

مفسرین تفسیر کرتے ہوئے کبھی تبعاً آیات کی اعرابی تفاصیل کا بیان کر دیتے ہیں اس کی کچھ مثالیں درج ذیل ہیں:

- **جامع البیان عن تاویل آی القرآن** — محمد بن جریر طبری (المتوفی 310ھ)
- **الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل و عیون الاقاویل** — محمود بن عمر زمخشری (المتوفی 538ھ)
- **المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز** — عبد الحق بن غالب ابن عطیہ الاندلسی (المتوفی 541ھ)
- **التفسیر المنیر** — الدکتور وھبۃ الزحیلی (المتوفی 2015م)
- **الجامع لاحکام القرآن** — محمد بن احمد قرطبیؒ (المتوفی 671ھ)

منتخب کتب کا جامع تعارف

مذکورہ بالا فہرست سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس علم پر بہت زیادہ کتب لکھی گئی ہیں ہم نے کچھ کتب کے اسماء پر ہی اکتفاء کیا ہے۔ اس فہرست کے بعد ہم عربی اور اردو زبان میں لکھی گئی چند اہم اور مقبول کتب کا مختصر اور جامع تعارف پیش کر رہے ہیں۔

التبیان فی اعراب القرآن

ابو البقاء عبد اللہ بن الحسین محب اللہ عکبری ادب، فرائض، لغت اور حساب کے ماہر عالم تھے۔ دجلہ کے قریب عکبرا کی نسبت سے عکبری کہلائے۔ یہ علامہ ابن جوزی کے تلامذہ میں شامل تھے۔ یہ بچپن میں چیچک کی بیماری ہو جانے کے باعث نابینا ہو گئے تھے۔ انہوں نے اس کتاب کے علاوہ **اعراب الحدیث النبوی** کے عنوان سے بھی کتاب لکھی۔

یہ کتاب اس فن کی ممتاز اور افضل کتب میں شمار ہوتی ہے۔ اس کتاب کا منہج **"اجمالی"** ہے یعنی اس میں آیات کے اعراب، مختصر طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ لغوی، بلاغی یا تفسیری نکات کی طرف التفات نہیں کیا گیا۔ اس کے مقدمے میں علامہ عکبری کہتے ہیں

"احببت ان املیَ کتابا یصغر حجمه و یکثر علمه اقتصر فیه علی ذکر الاعراب."

میں نے چاہا کہ میں ایسی کتاب لکھوں جو ضخامت میں چھوٹی لیکن کثیر علمی فوائد پر مشتمل ہو لہذا میں نے آیات کے اعراب بیان کرنے پر ہی اکتفاء کیا۔

اس کتاب پر علی محمد نے تحقیق کی جسے اس کتاب کا حصہ بنا کر شامل کیا گیا انہوں نے اس کتاب کے بارے لکھا:

"والعلماء الذين اشتغلوا بالكشف عن وجوه اعر ابه كانت لهم اتجاهات مختلفة ۔ فبعضهم اقتصر على اعراب مشكله مثل مكى ۔ و منهم من عرض لاعراب غريبه كابن الانبارى و منهم من اعربه كله كالعكبرى فى كتابنا هذا."

آیات کی اعرابی کیفیت کو بیان کرنے والے علماء نے مختلف مناہج کو اپنایا۔ بعض نے علامہ مکی کی طرح صرف مشکل آیات کے اعراب بیان کئے، کچھ نے علامہ ابن الانباری کی طرح غریب آیات کے اعراب بیان کرنے پر توجہ دی جبکہ کچھ نے مکمل آیات قرآنیہ کی اعرابی کیفیت کو بیان کیا جیسا کہ علامہ عکبری نے اس کتاب میں یہی منہج اختیار کیا۔

اس کتاب میں قرآن پاک کی ترتیب (توقیفی) ہی کے مطابق جمیع آیات قرآنیہ کا ایک ایک کر کے اعراب بیان کیا گیا تاہم ان آیات کے اعراب کو چھوڑ دیا گیا جن کو پہلے وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا گیا تھا۔

<u>الاعراب المفصل لكتاب الله المرتل</u>

الاستاذ بھجت عبدالواحد صالح (المتوفی ۲۰۰۶ء) عراق سے تعلق رکھنے والے عالم تھے۔ اس کتاب کے علاوہ بھی انہوں نے کئی کتب تصنیف کیں جن میں "**بلاغة القرآن في الإعجاز إعر ابا وتفسيرا**" اور "**حكم الحذف والاختصار في كتاب الله الجبار**" خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

الاعراب المفصل لكتاب الله المرتل ۱۲ مجلدات پر مشتمل ہے۔ کتاب کے مقدمے میں مصنف اس کا منہج، اسلوب اور غرض وغایت بیان کرتے ہیں:

"و اناانهمک فى اعراب سور القرآن الكريم آية آية ، و لفظة فلفظة و حرفا فحرفا."

میں نے قرآن پاک کی سورتوں کی ترکیب کرنے کیلئے ایک ایک آیت، ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف پر خصوصی توجہ دی۔

مصنف مقدمے میں بتاتے ہیں کہ اس کتاب کی تکمیل میں پانچ سال کا عرصہ لگا جو میں نے اللہ کی رضا اور کتاب اللہ کی خدمت سمجھ کر صرف کیا۔ اس کتاب میں تفاسیر سے بہت مدد لی گئی ہے تاکہ الفاظ قرآنی کے پیچھے منشائے خدا کو جانا جائے اور یہ بات اعراب کے تعین میں بھی بہت مدد دیتی ہے۔

اس کتاب میں ایسا نہیں ہے کہ صرف یہ بتادیا جائے کہ یہ مرفوع بوجہ فاعلیت ہے یا منصوب بر بنائے مفعولیت بلکہ لفظ کی اپنی بحث، اس کے مترادفات، اعرابی اختلاف، امثال و نظائر اور مکمل ترکیب کو بیان کیا گیا ہے جیسا کہ **غیر** کی بحث میں **سوی** اور **حسب** کی بھی وضاحت کی گئی۔ یوں ہی **الم** کے بیان میں

حروف مقطعات کی تعریف اور اس میں اختلافی اقوال بھی بیان کئے کہ ان کے معانی کے بارے میں علماء کا اختلاف پایا جاتا ہے کوئی انہیں اللہ تعالی کے اسماء میں سے قرار دیتا ہے تو کسی کے ہاں یہ سورتوں کے نام ہیں۔اسی طرح دیگر اقوال بھی مذکور ہیں۔ان ابحاث کے بعد مصنف آیات کے اعراب کو وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

الجدول فی اعراب القرآن و صرفه وبیانه مع فوائد نحویة هامة

شام کے شہر حمص سے تعلق رکھنے والے الاستاذ محمود صافی (المتوفی ۱۹۸۵ء) کی یہ کتاب ۱۶ مجلدات پر مشتمل ہے۔صافی یہ کتاب ناشر کے حوالے کرنے کے چند لمحات کے بعد وفات پا گئے اور کتاب ان کی وفات کے بعد شائع ہوئی۔

اس کے مقدمے میں مصنف نے کہا کہ دراصل ابوحیان اندلسی نے اپنی مشہور تفسیر **البحر المحیط فی تفسیر القرآن الکریم و اعرابه** میں اعراب القرآن پر بحث تو کی مگر اس میں قرآن پاک کی مختلف قراءتیں بھی زیر بحث لائی گئیں لیکن میں نے اس کتاب میں صرف "قراءت حفص" پر اقتصار کیا۔اس کتاب کے اسلوب اور خصوصیات کے بارے مزید بات کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس میں ہم نے مدارس و جامعات کے طلباء کو مد نظر رکھتے ہوئے ان سے مانوس ومالوف الفاظ واصطلاحات کا استعمال کیا۔دقیق اور مشکل الفاظ اور مشکل انداز کو نہیں اپنایا۔

مصنف کا انداز یہ ہے کہ پہلے لفظ (یا جملے) کا اعراب و ترکیب بیان کرتے ہیں۔پھر الفاظ کی صرفی ابحاث کرتے ہیں کہ یہ صیغہ کون سا ہے؟ مشتق ہے یا جامد؟ فعل کا باب کیا ہے؟اس کا مصدر کیا ہے؟ پھر اس کی بلاغی بحث کرتے ہیں کہ یہاں تکرار ہوا تو کیوں ہوا؟ یہاں حقیقت ہے یا مجاز؟ یہاں تقدیم یا تاخیر نے کیا فائدہ دیا؟اور اس کے بعد تفسیری فوائد بیان کرتے ہیں۔

اعراب القرآن الکریم و بیانه

محی الدین درویش کی یہ کتاب ابتداء ۱۰ جلدوں میں شائع ہوئی پھر اسے ۹ مجلدات میں کر دیا گیا۔اس کے مقدمے میں یوسف علی بدیوی نے لکھا ہے کہ اس میں صرف اعراب القرآن ہی کا بیان نہیں ہے بلکہ یہ قرآن پاک کا دائرہ معارف (Encyclopedia) ہے جس میں آیات کی شرح و تفسیر، تاریخ، ادب، فقہ اور احکام پر بھی بحث کی گئی ہے۔

اس کتاب میں لغت، نحو، تفسیر، صرف، معانی، بیان اور اعراب سمیت کئی علوم جمع ہیں۔ کئی معتمد تفاسیر سے ابحاث کو شامل کیا گیا ہے جیسا کہ **جامع البیان (طبری)، المحرر الوجیز (ابن عطیه)، الکشاف (زمخشری)** وغیرہ۔یوں ہی نحو میں کسائی، فراءاور زمخشری کے اقوال کو لیا گیا ہے۔ انداز اور اسلوب یہ ہے کہ مصنف پہلے الفاظ کی لغوی ابحاث پر روشنی ڈالتے ہیں پھر آیات کے اعراب پر تفصیلا بحث کرتے ہیں اس کے بعد پھر بلاغی پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں اور پھر بسط و شرح کے ساتھ تفسیری فوائد بیان کرتے ہیں۔

تسکین الاذہان فی ترکیب آیات القرآن

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے فاضل مولانا امتیاز احمد المعروف احمد رضا(واہ کینٹ راولپنڈی) نے تین جلدوں پر مشتمل مکمل قرآن پاک کے اعراب پر یہ کتاب لکھی جسے "النور انسٹیٹیوٹ آف اسلامک ایجوکیشن "واہ کینٹ راولپنڈی نے شائع کیا ہے۔

اس کتاب میں قرآن پاک کا ترجمہ درسیات کے ماہر اور عظیم مصنف علامہ عبدالرزاق بھترالوی کی تفسیر نجوم القرآن سے لیا گیا ہے۔ مصنف اس کتاب میں آیت لکھ کر اس کا ترجمہ کرتے ہیں اس کے بعد اس کی مختصر ترکیب (اعرابی احوال) بیان کر دیتے ہیں ۔اس میں مزید بسط و شرح سے کام نہیں لیا گیا یعنی کہا جاسکتا ہے کہ اس کتاب کا منہج اجمالی ہے۔

معارف البیان فی اعراب القرآن

شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمن لودھری، استاذ الحدیث جامعہ سراج العلوم لودھراں کی یہ تالیف چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ جسے مکتبہ امدادیہ ملتان نے شائع کیا۔

اس کتاب کی تالیف میں کتبِ اعراب القرآن میں سے محی الدین درویش، عکبری، محمود صافی کی کتب جبکہ تفاسیر میں سے روح المعانی، مظہری، جلالین، جمل، حقانی، تفسیر کبیر اور قرطبیؒ کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ لیکن ان کتب تفسیر سے بھی صرف اعرابی ابحاث کے ضمن میں استفادہ کیا گیا ہے آیات کی تفسیر بیان نہیں کی گئی ہے۔ کتبِ نحو مثلا کافیہ وغیرہ بھی پیش نظر رکھی گئی ہیں۔

اس کتاب میں بھی اس بات کو مد نظر رکھا گیا ہے کہ آسان اور مانوس اصطلاحات کو استعمال کیا جائے۔ ترکیب کی دونوں قسموں یعنی زنجیری اور قہقری[32] کو شامل کیا گیا ہے۔ اہم اور ضروری نحوی قواعد کو اس کتاب کے مقدمے کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔

---

[32] ترکیب زنجیری ایسی ترکیب ہے جس میں الفاظ کی اعرابی کیفیت کے ساتھ ساتھ ان کی لغوی، صرفی اور نحوی بحث بھی کی جاتی ہے جبکہ ترکیب قہقری میں الفاظ کی اعرابی کیفیت ہی کو بیان کیا جاتا ہے۔

اعراب القرآن و تفسیرہ

جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے مدرس نجیب اللہ طارق نے اپنے تلامذہ کی معاونت سے اعراب القرآن و تفسیرہ کے نام سے کتاب لکھی جسے دارلتربیۃ للنشر والتالیف فیصل آباد نے شائع کیا۔ یہ کتاب صرف تیسویں پارے پر ہی مشتمل ہے۔ اس میں کلمات کی اعرابی حالت، ترکیب، محل اعراب، وجہ اعراب، لغوی نکات، صرفی و نحوی ابحاث اور تفسیری نکات بیان کئے گئے ہیں۔

اس کتاب کا انداز سوالا جوابا ہے یعنی آیات اور پھر سوال و جواب کی صورت میں روایت و درایت کو مد نظر رکھتے ہوئے درج بالا ابحاث کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کے تفسیری نکات کیلئے متقدم و متاخر کتب تفسیر سے استفادہ کیا گیا ہے۔ جیسا کہ کتاب کے آخر میں مصادر و مراجع کی فہرست سے اس کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس فہرست میں **تفسیر کبیر، تفسیر طبری، تفسیر القرآن العظیم، فتح القدیر، تفسیر الکشاف، الجدول فی اعراب القرآن، تدبر القرآن اور تفہیم القرآن** شامل ہیں۔

خلاصہ بحث

علماء کرام نے وحی الہی کی حفاظت اور پیغام کی ترسیل کیلئے کئی علوم مرتب فرمائے جن میں ایک اہم علم، علمِ اعراب القرآن ہے جسے قرآن کے فہم کی سیڑھی کہا جاتا ہے۔ اس علم کو سیکھنا اتنا اہم ہے کہ اس میں ذرا سی بے احتیاطی اور بے اعتدالی معنی میں بگاڑ پیدا کر دیتی ہے جس سے انسان کبیرہ گناہ اور کبھی موجب کفر امور کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے۔ اس علم کی اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر کئی علماء نے اس علم کے تعارف اور اس فن پر مستقل کتب بھی لکھیں جبکہ کئی مفسرین نے اپنی کتب تفاسیر میں ضمنا اس علم پر خامہ فرسائی کی۔ کثیر عربی کتب کے بعد اس علم پر اردو میں بھی کئی کتب منصہ شہود پر آچکی ہیں جو تشنگان علم کی سیرابی کا باعث بن رہی ہیں۔

زیر نظر مقالہ میں علمِ اعراب القرآن کی تعریف، تاریخ، ضرورت و اہمیت، فوائد، اثرات اور اس عنوان پر تصنیف شدہ کتب کا تذکرہ کیا گیا۔ اس کی اہم نکات درج ذیل ہیں:

- اعراب القرآن سے مراد ایسا علم ہے جو مقررہ قواعد کے مطابق الفاظ کی اعرابی حالتوں کو بیان کرے۔
- علمِ اعراب القرآن ایک منقول اور متواتر علم ہے۔
- اعراب القرآن میں کوتاہی لحن جلی کے ارتکاب کا باعث بنتی ہے۔
- الفاظ کا اعرابی اختلاف تفسیری تنوع کی ایک اہم وجہ ہے۔
- کچھ علماء کے ہاں یہ علم، علم نحو جبکہ کچھ کے ہاں علم تفسیر کا حصہ ہے اور بہت سے علماء کے ہاں یہ مستقل علم ہے۔
- علمِ اعراب القرآن پر لکھی جانے والی کتب کو مختلف مناہج میں تقسیم کیا گیا جن میں تین اہم مناہج منہج اجمالی، منہج تفصیلی اور منہج تحلیلی ہیں۔